احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 8 فروری 2001ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

جمعرات 8 فروری 2001ء 13 ذیقعد 1421 ہجری - 8 تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 33

رحمان کی عبادت کرو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
رحمان کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ تو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

(جامع ترمذی کتاب الاطعمہ باب فی فضل اطعام الطعام حدیث نمبر 1778)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضان عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں الرحمٰن کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے اور پھر اس کی بقاء کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کیلئے قربان ہو رہی ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمٰن ہے۔

(ایام الصلح - روحانی خزائن جلد 14 ص 249)

محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب
قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ
ربوہ وفات پاگئے

احباب جماعت کو بہت رنج اور افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص، فدائی اور دیرینہ خادم، مربی سلسلہ اور قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ محترم مولانا قریشی نورالحق تنویر صاحب مورخہ 6 فروری 2001ء بروز منگل شام چار بجے بعمر 69 سال شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ کو کچھ عرصہ سے جگر کی بیماری لاحق تھی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد آپ کو شیخ زید ہسپتال لاہور لے جایا گیا۔ طبیعت بہتر ہونے پر واپس ربوہ لایا گیا۔ لیکن پھر طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور لاہور دوبارہ لے جانا پڑا۔ لاہور پہنچنے کے کچھ دیر بعد آپ شیخ زید ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

(باقی صفحہ 8 پر)

نتیجہ مضمون نویسی سہ ماہی اول
"خطبہ الہامیہ" خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: مکرم محمد شکراللہ - ڈسکہ سیالکوٹ
دوم: مکرم شکیل احمد ناصر - ربوہ
سوم: مکرم احمد محمد احسن - ربوہ
چہارم: مکرم ناصر شبیر - ربوہ
پنجم: مکرم مدثر احمد - ربوہ
ششم: مکرم منشاد احمد نیر - فیصل ٹاؤن - لاہور
ہفتم: مکرم محمد آصف عدیم - ربوہ
ہشتم: مکرم مظفر احمد شہزاد - ربوہ
نہم: مکرم طلحہ مجید - ربوہ
دہم: 1- مکرم عبدالہادی طارق - ربوہ
2- مکرم عطاء القدوس طاہر - فیکٹری ایریا حیدر آباد

نوٹ: کل 130 مضامین موصول ہوئے۔

(مہتمم تعلیم)

عرفانِ حدیث

نمبر 71

مرتبہ: عبدالسمیع خان

شکر نعمت کی دعا

حضرت شدادؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے امور دینیہ میں ثبات قدم کی دعا مانگتا ہوں اور رشد و ہدایت میں عزیمت کی دعا کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور حسین رنگ میں تیری عبادت کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب نوع آخر من الدعاء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے ’اے اللہ میں ہر معاملہ میں تجھ سے ثابت قدمی کی توفیق مانگتا ہوں۔ میرے خیال میں ’ہر معاملہ‘ ترجمہ کرنے والے نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ اصل عبارت میں دیکھتے ہیں کیا ہے۔ انی اسئلک الثبات فی الامر امر کا ایک ترجمہ ’ہر معاملہ‘ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ترجمہ غلط نہ ہونے کے باوجود اس محل پر یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ یہاں الامر سے مراد امر الٰہی ہے اور الامر سے مراد شریعت کاملہ ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کبھی گہری حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے آپ یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ میں تیرے امر میں ثبات دکھاؤں‘ جو امر بھی تو مجھے دے اور جو امر شریعت میں دیا گیا ہے اس پر مجھے ثبات قدم عطا فرما ۔ پھر ہے والعزیمۃ" علی الرشد اور ہدایت کی بات پر عزیمت عطا کر‘ عزم عطا فرما۔ جو امور شریعت ہیں ان کے علاوہ بھی رشد کی باتیں ہوا کرتی ہیں اور ہر قسم کی ہدایت کی بات خواہ شریعت میں واضح طور پر مذکور ہو یا نہ ہو اس میں مجھے صرف کرنے کی توفیق نہیں بلکہ عزم صمیم عطا کر کہ میں نیکی کی بات کو ایسے پکڑ لوں کہ پھر اسے کبھی نہ چھوڑوں۔ اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن رنگ میں تیری عبادت بجا لانے کی توفیق مانگتا ہوں واسئلک شکر نعمتک و حسن عبادتک تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔ جس کے ساتھ ہی حسن عبادتک فرما دیا یعنی نعمت کا اصل شکر تو عبادت کے ذریعے ہوا کرتا ہے۔ ساری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی احسانات انسان پر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یوں نکالا ایاک نعبد وایاک نستعین کہ ان احسانات کے بدلے میں آخری شکر کا درجہ یہ ہے کہ ہم تیری عبادت کریں اور شکر کا پہلا درجہ بھی یہی ہے اور آخری درجہ بھی یہی ہے تیری عبادت کریں گے تو شکر گزار ہوں گے‘ عبادت نہیں کریں گے تو شکر گزار نہیں ہوں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں جس طرح مالا میں موتی پروئے جائیں اس طرح یہ دعائیں ایک دوسرے سے منسلک ہوتی ہیں۔ فرمایا تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن رنگ میں تیری عبادت بجا لانے کی توفیق مانگتا ہوں۔

پھر فرمایا یعنی خدا کے حضور یہ عرض کیا "اور میں تجھ سے **قلب سلیم اور سچی زبان مانگتا ہوں"** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بہت ہی گہرا اور عارفانہ کلام ہے۔ قلب سلیم اور سچی زبان۔ قلب سلیم تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کامل ہو چکا ہو‘ ایسا جھک چکا ہو کہ اللہ کی فرمانبرداری کے سوا کوئی خیال تک نہ آئے اور اگر اس پر سچی زبان نصیب ہو تو یہ مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنہیں قلب سلیم بعض دفعہ کچھ مدت کے بعد نصیب ہوا کرتا ہے بعض لوگ اپنی عمر‘ بعض دفعہ ایک لمبا حصہ ضائع کر چکے ہوتے ہیں تو پھر ان کو قلب سلیم عطا ہوتا ہے۔ اس عرصے میں زبان بعض دفعہ مبالغے‘ بعض دفعہ غلط بیانی کی ایسی عادت ہو چکی ہوتی ہے کہ ارادہ نہ بھی ہو تو زبان ٹھوکر کھاتی رہتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ قلب سلیم ایسا ہو کہ زبان بھی اس سے مطابقت کرے‘ ایک لفظ بھی ایسا نہ ہو جو قلب سلیم کے تقاضے پورے کرنے والا نہ ہو یعنی غلطی سے بھی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے۔

یہ دعا ہے جو ایک نہایت ہی کامل دعا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے لئے عربی میں اسے یاد کرنا مشکل ہے مگر اس کے مضمون کو میں دوہراتا ہوں اس کو ذہن نشین کر لیں اور جس حد تک توفیق ملے اب رمضان بھی آنے والا ہے اس میں اپنے لئے اور ساری جماعت کے لئے یہ دعا مانگا کریں۔ اے اللہ میں امور دینیہ میں جو تو نے حکم فرمائے ہیں ان میں ثبات قدم کی توفیق مانگتا ہوں‘ ایسا قائم ہو جاؤں کہ کبھی میرے قدم متزلزل نہ ہوں۔ وہ امور دینیہ جو تو نے بیان فرمائے ہیں شریعت کے‘ کر اور نہ کر وغیرہ وغیرہ سب اس میں شامل ہیں ان میں میں ثبات قدم کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہدایت کی ہر بات پر قائم رہنے کا عزم صمیم مانگتا ہوں۔ مجھے عزم عطا فرما کہ جو بھی ہدایت کی بات مجھے ملے میں اس پہ ضرور قائم ہو جاؤں اور پھر قائم رہوں۔ پھر تیری نعمتوں کے شکر اور نہایت خوبصورت اور حسین رنگ میں تیری عبادت کی توفیق یہ بھی عطا فرما اور قلب سلیم دے اور سچی زبان دے۔

یہ دعا اگر جماعت احمدیہ کی قبول ہو گئی تو سارا عالم فتح ہو جائے گا۔ زندگی کے ہر پہلو پر حاوی دعا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے جو آئندہ دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنے کے پروگرام ہیں ان میں اس دعا سے مسلح ہو کر چلیں تو آپ کو اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تمام امور کا خلاصہ ہے میں نے بار بار پڑھا ہے اس کو‘ بہت غور کیا ہے حیران ہو جاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ادنیٰ سی بات بھی اس میں نظر انداز نہیں کی۔ آپ کی ضرورت کی ساری چیزیں بیان فرما دیں۔

(روزنامہ الفضل 15 مارچ 1999ء)

عنایات الٰہی کا شکریہ

حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر دیار

اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرورِ روزگار

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

مکرم سلیم شاہجہان پوری صاحب

مراد آباد کے ایک احمدی بزرگ سردار محمد ایوب خاں رفیق حضرت مسیح موعود

راقم الحروف 1931ء میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے شاہجہانپور سے تلاش معاش میں مراد آباد پہنچا جہاں میرے برادر نسبتی (بہنوئی) کلکٹری مراد آباد میں چیف ریڈر کے معزز عہدہ پر فائز تھے۔ انہوں نے اپنی خداداد ذہانت اور اہلیت کے بل بوتے پر نہ صرف کلکٹری مراد آباد کے عملہ میں بلکہ تمام تحصیلات کے عملے پر اپنی قابلیت کی دھاک بٹھا رکھی تھی۔ یہاں تک کہ اس وقت کے انگریز کلکٹر بھی ان کی عزت کرتے تھے۔ بھائی اظہار حسن صاحب مراد آبادی نہیں بلکہ بریلوی تھے جو دم آخر بسلسلہ ملازمت مراد آباد میں سکونت پذیر رہے اور وہیں 1936ء میں انتقال کیا اور کچہری کے سامنے والے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

اس زمانہ میں مراد آباد میں صرف دو گھرانے احمدی تھے۔ ایک صوفی صاحب تھے جن کا نام صوفی ابرار حسن تھا ان کے علاوہ مراد آباد کی قابل قدر شخصیت سردار بہادر محمد ایوب خاں صاحب او۔ بی۔ آئی۔ اے ڈی سی تھے جن کا ذکر خیر میرے آج کے مضمون کا موضوع ہے۔

ان دو معزز ہستیوں کے علاوہ ایک اور احمدی دوست بھی تھے جو سردار نگر تحصیل امروہہ (ضلع مراد آباد) کے رہنے والے تھے۔ وہ کھڈی سے بنا ہوا کپڑا گھوڑے پر لاد کر گاؤں گاؤں گھوم کر فروخت کیا کرتے تھے۔ بڑے مخلص اور جوشیلے احمدی تھے اور دعوت الی اللہ کا بھی شوق رکھتے تھے زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن امروہہ کے احمدی احباب کی صحبت میں بیٹھ کر بہت کچھ معلومات حاصل کر چکے تھے۔ ایک گاؤں کے لوگوں میں انہوں نے احمدیت کا تعارف کرانا چاہا تو وہاں کے متعصب لوگوں نے ان کا کپڑا چھین لیا اور زدو کوب کر کے گاؤں سے باہر نکال دیا۔ ان کو ہم نھوں میاں کہتے تھے وہ بھائی صاحب کے پاس آئے اور سارا حال بیان کر کے امداد کے طالب ہوئے۔ بھائی صاحب اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے تھے اور انسانوں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے تھے وہ اپنے ایک احمدی بھائی کی مدد کے لئے فوراً تیار ہو گئے۔

انہوں نے اپنے ایک وکیل دوست کے ذریعہ ایف آئی آر درج کرائی۔ عدالت سے ان دشمنان احمدیت کو سزا بھی ہوئی اور کپڑا بھی برآمد کر کے نھوں میاں کو دلوایا گیا۔ بعد ازاں بھائی صاحب کے مشورہ اور امداد سے نھوں میاں نے پہلے کرسی بننے کا ہنر حاصل کیا بعد ازاں رنگسازی میں مہارت حاصل کی اور یہی پیشہ آگے چل کر ان کی معاشی خوشحالی کا ضامن بنا اور وہ آخر دم تک مراد آباد ہی میں سکونت پذیر رہے۔

اس تعارفی تمہید کے بعد میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں اور سردار بہادر محمد ایوب خاں کے خاندانی حالات جو مجھے ان کی بہو (اہلیہ مرحومہ عزیز مکرم زکریا خاں) کی رقم کردہ یادداشتوں سے حاصل ہوئے احباب تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں۔

سردار محمد ایوب خاں صاحب کے دادا لطف اللہ خاں صاحب افغانستان سے ہجرت کر کے اپنے بھائی کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے۔ ان کے بھائی تو پنجاب چلے گئے لیکن لطف اللہ خاں صاحب بسلسلہ تجارت ہندوستان کے مختلف شہروں میں آتے جاتے رہے اور بالآخر مراد آباد میں مستقل طور سے سکونت پذیر ہو گئے اور یہیں شادی کی۔ ان کے تین بیٹے تھے (1) محمد یعقوب خاں (2) محمد اسمٰعیل خاں (3) محمد ابراہیم خاں۔ محمد ابراہیم خاں کو بھی اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں سے نوازا تھا۔ (1) محمد ایوب خان (2) محمد فرید خاں (3) محمد صغیر خاں۔

قبول احمدیت کی داستان

سننے میں آیا ہے کہ سردار صاحب کا کوئی مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا جس میں کامیابی ناممکن نظر آرہی تھی۔ اسی دوران سردار صاحب کی ملاقات کسی احمدی سے ہوئی جس نے مقدمہ کا حال سن کر مشورہ دیا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہاری ہوئی بازی جیت جائیں تو امام مہدی حضرت مرزا صاحب کو دعا کے لئے درخواست روانہ کر دیں۔ سردار صاحب نے ان کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عریضہ روانہ کر دیا وہ مقدمہ سردار صاحب جیت گئے اور اس کے ساتھ ہی محبت اور عقیدت کے جذبات لئے ہوئے قادیان روانہ ہو گئے۔ حضور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی دل نے حضور کو سچا مان لیا۔ حضور کے چہرہ سے سچائی کا نور عیاں تھا اور لہجہ نہایت پیارا اور دلنشیں تھا۔ آپ نے ان کو سچا عاشق رسولؐ پایا اور فوری طور پر حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے اور وہاں سے داعی الی اللہ بن کر لوٹے انہیں کی کوشش سے صوفی ابرار حسن صاحب اور نھوں میاں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے' حلقہ بگوش احمدیت ہوئے تھے۔

خدمات دینیہ اور دعوت الی اللہ

ہندوستان میں ایک زمانے میں شدھی کی تحریک نے زور پکڑا تھا اور آریہ سماج والوں نے مسلمانوں کو چیلنج پر چیلنج دینا شروع کئے تو مسلمان علماء سردار محمد ایوب خاں صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ ہم ان کو تسلی بخش اور منہ توڑ جواب دینے سے قاصر ہیں آپ مہربانی فرما کر اپنے مولوی صاحبان کو قادیان سے بلوائیں جو ان آریہ ساجیوں کا مقابلہ بخوبی کر سکتے اور انہیں نیچا دکھا سکتے ہیں۔ سردار صاحب نے بلا توقف قادیان خط روانہ کر دیا وہاں سے فوراً علماء کا ایک وفد آیا۔ کئی دن کے گرما گرم بحث مباحثہ کے بعد آریہ سماجی میدان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ جب دوبارہ اس تحریک نے سر اٹھایا تو حضرت مصلح موعود نے احمدی علماء کی ڈیوٹی لگائی کہ جو مسلمان شدھی کی تحریک کے نتیجہ میں ہندو بن چکے ہیں' انہیں دعوت الی اللہ کی جائے۔ اس سلسلہ میں قادیان سے مولوی عبدالحمید صاحب اور دیگر احمدی علماء مراد آباد آئے اور انہوں نے سردار صاحب کے مکان ہی میں قیام کیا۔ سردار صاحب ان علماء کے تعاون سے شب و روز ایک کر کے ان بے شمار لوگوں کو جو ہندو بن چکے تھے دوبارہ حلقہ بگوش احمدیت بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح کے اور بہت سے واقعات ہیں کیونکہ سردار صاحب دعوت الی اللہ کے میدان میں ہمیشہ سرگرم عمل رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔

عائلی زندگی

سردار محمد ایوب خاں نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیگم کے بطن سے تین بیٹے (1) خداداد خاں (2) صاحبداد خاں اور (3) اللہ داد خاں پیدا ہوئے۔ خداداد خاں نے پیدل چل کر فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ان کا یہ سفرنامہ "پاپیادہ حج خداداد" کے نام سے شائع بھی ہو گیا تھا لیکن راقم الحروف کے پاس اس کی کوئی کاپی موجود نہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ انہوں نے احمدیت قبول نہیں کی تھی سردار صاحب کی باقی سب اولاد مخلص احمدی تھی اور بعض بیٹے تو دعوت الی اللہ میں بڑے پر جوش ثابت ہوئے۔ ان بیٹوں میں عزیز مکرم دلشاد خاں مرحوم اور عزیز مکرم زکریا خاں سر فہرست ہیں دوسرے بیٹے صاحبداد خاں صاحب کانپور میں سب انسپکٹر پولیس تھے اور وہیں سکونت پذیر ہو گئے تھے ان کے ایک بیٹے ظفر عالم ہیں۔

تیسرے بیٹے اللہ داد خاں تھے جو رینج فارسٹ آفیسر تھے اور تقسیم ملک کے بعد گجرات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں انتقال کیا۔ ان کی شادی خاں بہادر آصف زماں کی بڑی صاحبزادی سے جن کا نام ڈیزی تھا' ہوئی تھی۔ ان کے ایک بیٹے آفتاب احمد لندن میں ہیں۔ دوسرے لاہور میں ہیں دو بیٹیاں بھی لاہور میں ہیں۔

سردار صاحب کی دوسری بیگم کے بطن سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی مہرالنساء عرف روشن بی (مرحومہ) پیدا ہوئے۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

(1) دلشاد خاں (2) یحییٰ خاں (3) محمد زکریا خاں (4) محمد سلیمان خاں (5) حقداد خاں

دلشاد خاں کا انتقال ہو چکا ہے یہ تقسیم برصغیر کے بعد اپنی والدہ اور بھائیوں کے ساتھ کراچی آ گئے تھے۔ ان کی اولاد میں 2 بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ نوشاد امریکہ چلے گئے (2) تنویر احمد کراچی میں ہیں۔ تین بیٹیاں (1) عالیہ بیگم (2) غزالہ بیگم اور (3) فرحت بیگم دوسرے بیٹے محمد یحییٰ خاں نے شادی نہیں کی۔ تیسرے بیٹے محمد زکریا خاں (سابق صدر فیصل کالونی) کراچی کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے جن کے نام یہ ہیں (1) محمد شعیب ناصر (2) محمد شبلی زکریا (3) محمد سعدی زکریا (4) محمد شجاع زکریا عالیہ اور غزالہ سردار صاحب کے چوتھے بیٹے محمد سلیمان خاں کے دو بیٹے ایاز اور فراز ہیں چوتھے بیٹے حقداد خاں کے 3 بیٹے عمران، عدنان اور فرحان ہیں۔ ان کے علاوہ چار بیٹیاں ہیں۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

یہ 1932ء کی بات ہے جب میں تلاش معاش میں مراد آباد پہنچا اور اپنے بہنوئی مفتی اظہار حسن صاحب کے پاس قیام پذیر ہوا تو نماز جمعہ کی فکر ہوئی۔ معلوم ہوا کہ مغلپورہ میں سردار بہادر محمد ایوب خاں صاحب کی بیٹھک میں نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام ہے۔ میں بھائی صاحب کے ہمراہ پیدل چل کر مغلپورہ پہنچا یہ ہماری رہائش گاہ واقع محلہ کسرول سے ڈیڑھ دو میل کا فاصلہ تھا لیکن ان دنوں پیدل چلنے کا رواج عام تھا۔ بھائی صاحب نے میرا تعارف کرایا تو سردار صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آج سے یہ ہماری جماعت کے امام الصلوٰۃ ہیں اور ان کی ہدایت پر میں نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ اس کے بعد میں اکثر ان کے پاس چلا جاتا تھا اور سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی تھی۔ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں سردار صاحب نے میری ہر موقع پر سرپرستی فرمائی یہاں تک کہ میں مراد آباد میں سیرت النبیؐ کا شاندار اور فقید المثال جلسہ منعقد کرانے میں کامیاب ہو گیا اب خیال کرتا ہوں تو حیرت میں غرق ہو جاتا ہوں کہ اتنا مہتم بالشان کام میں نے تن تنہا کس طرح انجام دیا۔ غور کرتا ہوں تو سوائے اس کے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پاتا کہ میرے دل میں ایسے جلسے منعقد کرانے کا جو جذبہ موجزن تھا اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما کر غیب سے سامان پیدا فرما دئے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میں مراد آباد پہنچنے پر سیرۃ النبیؐ پر ایک جلسہ محلہ کسرول۔ مراد آباد میں کرا چکا تھا جو ہمارے مکان (محمد علی، شوکت علی کا دیوان خانہ جہاں میرے بہنوئی کرایہ دار کی حیثیت سے سکونت پذیر تھے) کے سامنے والے مدرسہ کے صحن میں منعقد ہوا تھا لیکن مجھے تسلی نہ ہوئی تھی کیونکہ اس جلسہ میں صرف سنی علماء نے تقاریر کی تھیں لیکن میں چاہتا تھا کہ یہ جلسہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق ہو جس میں دیگر مذاہب کے مقررین بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت پاک کے کسی پہلو پر تقریر کریں اور یہ جلسہ حضور ہی کے مقررہ دن پر انعقاد پذیر ہو۔

میں نے جب سردار صاحب سے اپنا مدعا بیان کیا تو انہوں نے میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ کہاں ہونا چاہئے؟ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ مراد آباد میونسپلٹی کے چیئرمین سے اجازت لے لیں تو یہ جلسہ میونسپلٹی کے لیکچر ہال میں منعقد کرنا مناسب ہوگا۔ بعد ازاں انہوں نے جلسہ کے لئے اجازت حاصل کر لی تھی۔ بقیہ کام میرے نحیف کاندھوں پر آ پڑا جس کی تفصیل آپ سنیں گے تو عش عش کر اٹھیں گے اور تائید غیبی پر آپ کا ایمان بھی تازہ ہو جائے گا۔ سو ملاحظہ ہو:۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یو۔ پی کا مشہور شہر مراد آباد نہ صرف اپنے منقش ظروف اور کٹلری کی صنعت کے لئے ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی مشہور تھا، بلکہ بریلوی اور سنی علماء کا گڑھ بھی سمجھا جاتا تھا۔ میں نے جلسہ کے لئے ایک اشتہار کا مسودہ تیار کیا اور اسے لے کر سنی، دیوبندی اور شیعہ علماء کے علاوہ آریہ سماجی اور عیسائی مقررین کے پاس پہنچا اور ان سے دستخط لینے میں (بفضل ایزدی) کامیاب ہو گیا۔

14 ستمبر 2000ء کو عزیز مکرم زکریا خاں مجھ سے ملنے گلشن اقبال آئے اور کئی گھنٹے تک میرے پاس رہے۔ انہوں نے میرے ہاتھ کا لکھا ہوا مسودہ اور مطبوعہ اشتہار بھی مجھے دیا۔ مسودہ میں مراد آباد کے جن عالموں، دانش وروں اور اہل علم حضرات کے دستخط موجود ہیں اور جن کے نام بعد ازاں ان کی اجازت سے مطبوعہ اشتہار میں شائع کئے گئے وہ درج ذیل ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس زمانے میں احمدیت سے اختلاف رکھنے والے لوگ بھی منصف مزاج اور انصاف پرور تھے اور نیک کام میں تعاون کرنے والے شریف النفس انسان تھے۔

(1) سرفہرست نام مولانا نام علی ازہری کا ہے جو جامعہ ازہر مصر کے فارغ التحصیل عالم اور جامع مسجد مراد آباد کے پیش امام تھے (2) جناب مولانا (مولوی) عمر دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء یو۔ پی (3) (جناب مولوی حکیم) سید امتیاز حسین صاحب شیعہ مجتہد (4) (جناب رسالدار بہادر) محمد ایوب خاں احمدی (آنریری لیفٹیننٹ او۔ بی۔ آئی، اے۔ ڈی سی) (5) (جناب مولوی) مرزا اسحق بیگ (صاحب میونسپل کمشنر مراد آباد و ایڈیٹر اخبار پبلک) (6) (جناب مولوی) جلال الدین (صاحب سابق پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی) (7) (جناب مولوی) سید ظفر حسن واسطی (ایم۔ اے ایل ایل بی وکیل) (8) (جناب مولوی) اشفاق حسین صاحب (مختار عدالت و سابق میونسپل کمشنر مراد آباد) (9) جناب قاضی) ثروت حسین (صاحب، قاضی شہر) (10) (جناب حاجی) محمد اکبر (صاحب) تاجر ظروف مراد آباد (11) (جناب ڈاکٹر) وزیر حسین (صاحب عتیقی میڈیکل پریکٹشنر محلہ قانون گویاں مراد آباد) (12) (جناب قاضی) سراج الاسلام (صاحب، پیشکار کلکٹری مراد آباد و حال مختار عدالت و میونسپل کمشنر، مراد آباد) (13) (جناب حاجی) ایس ابن علی (خاں صاحب) ایڈیٹر اخبار "نیر اعظم"۔ مراد آباد (14) جناب ماسٹر مرزا عبدالمجید صاحب ہیڈ ماسٹر "ہیوٹ مسلم ہائی اسکول، مراد آباد۔

مراد آباد کے صرف ایک بریلوی مولوی نعیم الدین صاحب نے دستخط نہیں کئے اور نہ جلسہ میں شریک ہوئے بقیہ دستخط کنندگان جلسہ میں تشریف لائے اور ان میں سے بعض نے سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نہ کسی پہلو پر تقاریر بھی کیں۔ اس سلسلہ میں قابل ذکر یہ بات ہے کہ دیوبندی علماء کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں اس جلسہ کی مخالفت کی گئی اور کہا گیا تھا کہ سیرت النبیؐ کی آڑ میں قادیانی لوگ اپنے عقائد کا پرچار کرتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو ایسے جلسوں میں شرکت سے احتراز کرنا چاہئے۔

میں نے اشتہار کے مسودہ کو مرزا اسحق بیگ کو دکھایا جو ایک ہفت روزہ اخبار "پبلک" نکال رہے تھے انہوں نے بڑی نفاست اور حسن کتابت کے ساتھ یہ اشتہار اپنے پریس میں چھاپا۔

جب یہ اشتہار چھپ کر آ گیا تو اس کو پبلک مقامات پر چسپاں کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا اس زمانہ میں ہماری مدد کرنے والے کوئی خدام نہ تھے اور کرایہ کے آدمیوں سے کام لینے کے لئے ہمارے پاس کوئی فنڈ بھی نہ تھے۔ اس موقع پر سردار صاحب کے صاحبزادے، جو ہمیشہ سے اعلاء کلمۃ الحق کے سلسلہ میں میری مدد کرتے چلے آئے۔ آگے آئے ہم نے ایک سائیکل کے کیریئر پر اشتہارات کا بنڈل رکھا اور ایک دیگچی میں اخبارات چسپاں کرنے کے لئے لیسی تیار کر کے سائیکل کے ہینڈل میں لٹکائی اور رات کا انتظار کرنے لگے۔ گیارہ بجے کے بعد ہم مع "ساز و سامان" گھر سے نکلے اور شہر کے مختلف مقامات پر یہ اشتہار چسپاں کر دیئے۔ ہمارا طریق کار یہ تھا کہ ہم کسی موزوں مقام پر سائیکل کو دیوار کے سہارے ٹکا دیتے پھر میں بنڈل میں سے ایک اشتہار نکالتا اور کسی چبوترے پر دیوار پر وہ اشتہار پھیلا دیتا اور بڑی احتیاط سے اس کی پشت پر لیسی لگا دیتا پھر بڑی احتیاط سے دلشاد خاں کو سائیکل کی گدی پر کھڑا کر دیتا وہ بڑی چابکدستی سے اشتہار کو دیوار کی امکانی بلندی پر چسپاں کر کے کپڑے سے اس کی سطح برابر کر دیتے میں پھر ان کو سہارا دے کر نیچے اتار لیتا اور ہم آگے چل پڑتے اور رات گئے تک ہماری یہ مہم جاری رہتی پھر ہم اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔

دوسرے روز جب لوگوں کی نگاہ ان اشتہارات پر پڑی تو سارے شہر میں کھلبلی مچ گئی اور اسی روز دیوبندیوں کی طرف سے وہ اشتہار شائع ہوا جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ اس اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ قادیانیوں نے دھوکہ دے کر ہمارے علماء اور دانش وروں سے دستخط حاصل کئے ہیں۔

اسی دوران سردار صاحب نے چیئرمین صاحب سے لیکچر ہال کی اجازت لے لی تھی۔ میں عصر کے بعد مقررہ تاریخ پر جب لیکچر ہال میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ہال کے اندر کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ میں نے منتظمین سے اپنا تعارف کرایا تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کرسیاں ہٹا کر فرش بچھا دیا جائے۔ میں نے کہا کہ نہیں ہال کو اسی حالت میں رہنے دیا جائے۔ اتفاق ایسا ہوا تھا کہ اس روز شہر کے کسی معزز شخص کی وفات پر اسی ہال میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا تھا اور کرسیوں کی وجہ سے ہال بڑا شاندار لگ رہا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ہال کے دروازوں پر کچھ طالب علم جمع ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ وہاں پکٹنگ کے لئے بھیجے گئے تھے۔ تا کہ یہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آنے والوں میں اپنے اشتہار بھی تقسیم کریں اور ان کو جلسہ میں شریک ہونے سے باز رکھیں میں نے دیکھا کہ وقت مقررہ سے پہلے لوگ آ آ کر کرسیوں پر بیٹھنے لگے اور ذرا سی دیر میں ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھر گیا اور جن کو کرسی نہ ملی وہ ہال کے بڑے بڑے دروازوں پر کھڑے ہو گئے اسٹیج پر جناب ایس ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مراد آباد کے ساتھ دیگر مقررین بھی تشریف فرما تھے، جن میں مراد آباد کے لارڈ بشپ ٹائٹس صاحب اور آریہ سماجی مقرر بھی شامل تھے میں نے ایس ابن علی صاحب سے درخواست کی کہ وہ تشریف لائیں اور کرسی صدارت پر متمکن ہوں اور جلسہ کی

کارروائی کا آغاز کریں۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی میں نے ایجنڈا صدر صاحب کے حوالہ کیا اور انہوں نے پہلے تو جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد ازاں یکے بعد دیگرے مقررین کو تقریر کے لئے بلانا شروع کیا تاثیس صاحب نے کہا میں ایک طالب علم کی حیثیت سے حضرت محمدؐ صاحب (ﷺ) کی شان میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور ان کی تبلیغی مہمات کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ کوئی شخص ایک وسیع تالاب کے کنارے کھڑا ہو کر ایک پتھر اس تالاب میں پھینکتا ہے تو پانی میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور دائرے بننا شروع ہو جاتے ہیں یہ دائرے بڑھتے بڑھتے تالاب کے کناروں تک پہنچ جاتے ہیں اور یہ روز کا مشاہدہ ہے۔ اسی طرح حضرت محمدؐ صاحب (ﷺ) نے عرب کے ریگزار اور بے آب و گیاہ علاقہ سے اپنی تعلیم و تربیت کا آغاز کیا اور دیکھتے دیکھتے آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔ ان کی تقریر کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ دیگر مقررین نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت پاک کے کسی نہ کسی پہلو پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور رات کے گیارہ بجے یہ مبارک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ دوسرے روز جناب ایس ابن علی صاحب نے اپنے اخبار "نیر اعظم" میں جلسہ کی مفصل روئداد شائع کی انہوں نے بطور خاص اس بات کا ذکر کیا کہ جن لوگوں نے اس بے حد مفید و مبارک جلسہ کی مخالفت کی انہوں نے کوئی قابل تعریف کام نہیں کیا۔ میں نے اس جلسہ کی خود صدارت کی اور میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ یہ جلسہ خالصتاً سیرت کا جلسہ تھا جس میں کسی مقرر نے اپنے موضوع سے ہٹ کر کوئی بات نہ کی۔

محبت مسیح موعود

اس جلسہ کے علاوہ بھی سردار محمد ایوب خاں صاحب اعلاء کلمۃ الحق کے سلسلہ میں ہمیشہ میری ہمت افزائی فرماتے اور اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) سے ان کی عقیدت کا ایک واقعہ ہم "سوانح فضل عمر" سے یہاں نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ سو ملاحظہ ہو۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:-

مجھے ایک دوست کا احسان ساری زندگی نہیں بھول سکتا اور جب کبھی اس دوست کی اولاد پر کوئی مشکل پڑی دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ٹیس اٹھتی ہے اور ان کی بہبودی کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ 1903ء کی بات ہے جبکہ حضرت مسیح موعود (-) مولوی کرم دین کے مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور میں مقیم تھے۔ وہ دوست جن کا میں ذکر کر رہا ہوں مراد آباد یو۔ پی کے رہنے والے تھے۔ فوج میں رسالدار میجر تھے۔ محمد ایوب خاں ان کا نام تھا' وہ حضرت مسیح موعود (-) سے ملنے گورداسپور آئے تھے۔ انہوں نے دو باتیں ایسی کیں جو میرے لئے ہدایت کا باعث بنیں۔ دلی میں رواج تھا کہ بچے باپ کو تم کہہ کر مخاطب کرتے تھے اسی طرح بیوی خاوند کو تم کہتی۔ لکھنؤ وغیرہ میں "آپ" کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ گھر میں ہمیشہ "تم تم" کا لفظ سنتے رہنے سے میری عادت بھی "تم" کہنے کی ہو گئی۔ یوں تو میری عادت تھی کہ میں حتی الوسع حضرت مسیح موعود (-) کو مخاطب کرنے سے کتراتا تھا۔ لیکن اگر ضرورت پڑ جاتی اور مجبوراً مخاطب کرنا پڑ جاتا تو "تم" کہہ کر مخاطب کرتا چنانچہ مجھے اس دوست کی موجودگی میں آپ سے (حضرت اقدس مسیح موعود سے۔ ناقل) کوئی بات کرنی پڑی اور میں نے "تم" کا لفظ استعمال کیا۔ یہ لفظ سن کر اس دوست نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور مجلس سے ایک طرف لے گئے اور کہا کہ میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے لیکن یہ ادب ہی چاہتا ہے کہ آپ کو آپ کی غلطی سے آگاہ کروں اور وہ یہ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود (-) کو مخاطب کرتے وقت کبھی بھی "تم" کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ آپ کے لفظ سے مخاطب کریں ورنہ آپ نے پھر یہ غلط لفظ بولا تو جان لے لوں گا۔ مجھے تو لفظ "تم" استعمال کرتے رہنے کی وجہ سے "تم" اور "آپ" میں کوئی فرق محسوس نہ ہوتا تھا بلکہ میں "آپ" کے لفظ کو "تم" کے لفظ سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ "آپ" کا لفظ بولتے ہوئے مجھے بوجہ عادت نہ ہونے کے پسینہ آ جاتا تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آپ کہنا جرم ہے مگر اس دوست کے سمجھانے پر میں "آپ" کا لفظ استعمال کرنے لگا اور ان کی اس نصیحت کا اثر اب تک میرے دل میں موجود ہے۔ اسی طرح میں نے لاہور آنے پر یہاں بعض لڑکوں کو نکٹائی لگاتے دیکھا تو میں نے بھی شوق سے ایک نکٹائی لی اور لگانی شروع کر دی گورداسپور ہی کا واقعہ ہے کہ وہی مرحوم دوست مجھے پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور کہنے لگے۔ آج آپ نے نکٹائی پہنی ہے تو ہم کل کنچنیوں کا تماشہ دیکھنے لگ جائیں گے کیونکہ ہم نے تو آپ سے سبق سیکھنا ہے۔ جو قدم آپ اٹھائیں گے ہم آپ کے پیچھے چلیں گے یہ کہہ کر انہوں نے مجھ سے نکٹائی مانگی اور میں نے اتار کر ان کو دے دی ہمیں ان کی یہ دو نصیحتیں کبھی نہیں بھول سکتیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک مخلص متبع کو ایسا ہی ہونا چاہئے اگر ہمارے خاندان کا کوئی نوجوان اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھتا تو صاحبزادہ صاحب' صاحبزادہ صاحب کہہ کر اس کا دماغ بگاڑنا نہیں چاہئے بلکہ اس سے کہنا چاہئے کہ آپ ہوتے تو صاحبزادے ہی تھے مگر اب غلام زادے سے بھی بدتر معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ اپنی اصلاح کریں۔ (سوانح فضل عمر جلد اول ص 90)

میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر یہ عرض کرتا ہوں کہ جناب سردار بہادر محمد ایوب خاں صاحب (-) میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کا طرۂ امتیاز ہیں۔ وہ بہت نیک دل' شفیق اور ہمدرد خلائق انسان تھے۔ انہوں نے بیوہ بہنوں کی ہمیشہ کفالت کی اور دونوں غریب بھائیوں کی بھی ہمیشہ امداد کرتے رہتے تھے۔ وہ میرے ساتھ بھی اپنے بچوں جیسا سلوک کرتے تھے اور مجھے ہمیشہ اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیوی لحاظ سے بھی بلند مرتبہ عطا فرمایا تھا۔ لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے لیکن ان کی طبیعت میں انکساری کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اور وہ غریب و امیر سب کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے تھے۔

سردار صاحب کے بیٹوں کی خدمات دین

اللہ تعالیٰ نے خدمات دین اور دعوت الی اللہ کا شوق ان کے دو بیٹوں میں بھی جنون کی حد تک پیدا کر دیا تھا۔ دلشاد خاں کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ وہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ہمیشہ (مراد آباد میں) میرا دست راست بنے رہے۔ کراچی آ کر ان کا جذبہ سرد نہیں پڑا بلکہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر دعوت الی اللہ میں مشغول رہے وہ کراچی میں مکرم و محترم جناب مولانا عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ کی سرپرستی میں اپنے حلقہ میں پیغام حق پہنچاتے رہتے تھے اور مجلسوں میں اپنے اہتمام سے مولانا موصوف کی گفتگو غیر احمدی علماء سے کراتے رہتے تھے جس میں غیر احمدی اصحاب بھی شرکت کرتے تھے۔ ایک ایسی ہی مجلس مذاکرہ میں راقم الحروف کو بھی شامل ہونے کا موقع ملا تھا ان مذاکرات کے مثبت نتائج بھی برآمد ہوتے تھے اور شیریں ثمرات بھی حاصل ہوتے تھے۔

دلشاد خاں کی وفات کے بعد یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ سردار صاحب کے دوسرے صاحبزادے عزیز مکرم زکریا خاں کے ذریعہ پیغام حق لوگوں تک پہنچتا رہا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق جب کراچی کے احباب غیر احمدی احباب کو قافلوں کی صورت میں ربوہ لے جانے لگے۔ ایک ایسے پر آشوب دور میں جب احمدیت کی مخالفت اپنے عروج پر تھی اور لوگ شدید نفرت کا اظہار کر رہے تھے' زکریا خاں اپنے اخلاص اور پیار سے لوگوں کو دعوت دیتے رہے جس کے نتیجہ میں آپ کا قافلہ دو دو سو غیر احمدی احباب پر مشتمل ہوتا تھا ان میں سے اکثر لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دلنشین گفتگو سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہو کر واپس لوٹتے تھے۔

زکریا خاں نے چودہ سال تک حلقہ شاہ فیصل کالونی کے صدر کے فرائض بھی باحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق پائی۔

سردار صاحب کی وفات اور تدفین

سردار صاحب کی وصیت تھی کہ مجھے مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن کیا جائے مگر 1936ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو حالات سازگار نہیں تھے اس لئے آپ کو مراد آباد میں آبائی قبرستان میں دفن کر دیا گیا لیکن آپ کا کتبہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے قطعہ خاص کے دروازے کے عین سامنے نصب کر دیا گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکل NICKEL

نکل قدرے زردی مائل سفید دھات ہے جو لوہے سے ملتی جلتی ہے۔ اسے دوسری دھاتوں پر تہہ کے طور پر چڑھایا جاتا ہے تاکہ وہ ہوا کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اس مقصد کیلئے یہ بڑی تیزی سے کرومیم کی جگہ لے رہی ہے۔ نکل اپنے گوناگوں استعمال کی وجہ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ سکوں کی تیاری میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ فولاد ملے ہوئے نکل میں بڑی مضبوطی اور پختگی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ موٹر' ٹرک' جہاز' ہوائی جہاز' ریلوے انجن' زرعی آلات' کان کنی کے آلات' زمین کھودنے اور تیل صاف کرنے والے آلات کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ گھروں میں کھانا پکانے کے برتنوں اور دیگر سازوسامان کی تیاری میں بھی یہ فولاد ملا ہوا نکل استعمال ہوتا ہے۔ کینیڈا' ناروے' چین' ہندوستان' امریکہ' نیو کیلیڈونیا' وینزویلا' برازیل' روس' یونان' مصر اور فلپائن میں نکل کے بے شمار ذخیرے موجود ہیں۔

الفضل میگزین

تحریر وترتیب: فخر الحق شمس

نمبر42

وہ کامل ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی' تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص نمبر 306)

نماز پڑھنے کی عادت

عبادات کو پورا اور مستعدی سے بجالانا یعنی نماز کو قائم کرنا- لفظ صلوۃ جس کا ترجمہ ہم نماز کرتے ہیں ایک عربی لفظ ہے جو ورزش کے معنی بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اگر مستعدی کے ساتھ توجہ قائم رکھ کر نماز کے ہر رکن کو صحیح طریق سے بجالایا جائے تو پانچ اوقات کی فرض اور ایک دو اوقات کی نفل نمازیں ہی انسان کے لئے ورزش کا کافی سامان مہیا کردیتی ہیں- اور انسانی عضلات ڈھیلے اور سست نہیں پڑنے پاتے- پھر عبادت کی تیاری کے لئے وضو بھی آپ کے جسم کی پاکیزگی اور صحت کو برقرار رکھنے میں بہت ممد ثابت ہوتا ہے- اور شریعت کے عائد کردہ غسل آپ کے بدن کو پاکیزہ رکھنے میں وضو کی اعانت کرتے ہیں- گویا عبادت اپنی ذات میں اپنے تمام لوازمات کے ساتھ اکیلی ہی آپ کی بدنی صحت کی بہت حد تک ضمانت دے سکتی ہے-

(ورزش کے زینے صفحہ 39)

ہر اعتبار سے پاکستان کے شہری

قائداعظم نے فرمایا- پاکستان میں اقلیتوں کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی- خواہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتی ہوں- ان کا مذہب' عقیدہ اور ایمان پاکستان میں بالکل سلامت اور محفوظ رہے گا- ان کی عبادت کی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی- ان کے مذہب' عقیدے' جان و مال اور ان کی ثقافت کا مناسب تحفظ ہوگا- وہ بلحاظ رنگ ونسل ہر اعتبار سے پاکستان کے شہری ہوں گے-

(پریس کانفرنس نئی دہلی 14 جولائی 1947ء)

آتشی آبشار

''ان تانیا'' میں ایک آتشی آبشار ہے- اس آبشار میں یہ خوبی ہے کہ اس کے پانی میں جو چیز ڈالیں فوراً پگھل کر پانی بن جاتی ہے اور آبشار کے پانی میں حل ہوجاتی ہے- چاہے وہ چیز پتھر یا لوہا ہی کیوں نہ ہو-

اب یہ اونٹ تیرا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں ایک اڑیل اونٹ پر سوار تھا جو میرے والد حضرت عمرؓ کی ملکیت تھا اور میرے قابو میں نہیں آرہا تھا وہ بار بار سارے قافلہ سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمرؓ ناراض ہوتے اور اس کو پیچھے کرتے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عمرؓ کی یہ کیفیت دیکھی تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ مجھے بیچ دو انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ میں تو آپ کو بغیر قیمت کے ہی پیش کر دیتا ہوں۔ مگر حضورؐ نے باصرار ان سے اونٹ خرید لیا۔ اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔

اے ابن عمر اب یہ اونٹ تیرا ہے اس کے ساتھ جو چاہے کر۔

(بخاری کتاب البیوع باب اذا اشتریٰ بیعاً)

خلقتِ اِنس میں ہے اُنس و محبّت کا خمیر   گر محبت نہیں بیکار ہے انساں ہونا
رو کے کہتی ہے زمیں گر نہ سنے نامِ خدا   ''ایسی بستی سے تو بہتر ہے بیاباں ہونا''

--------------- درعدن

بیس سال میں لاہور کی آبادی 78 اور شرح خواندگی 16 فیصد بڑھ گئی

تنظیم مردم شماری نے لاہور کے ڈسٹرکٹ کی رپورٹ مرتب کرلی ہے جس میں ضلع لاہور کے بارے میں دلچسپ اعداد وشمار جمع کئے ہیں ضلع لاہور کی آبادی 63لاکھ 18ہزار 744 ہے جو 1951ء میں صرف گیارہ لاکھ 35ہزار تھی 1981ء کے بعد اس کی آبادی میں 78 فیصد اضافہ ہوا ہے شہری آبادی 82.44 فیصد یعنی 52لاکھ 9ہزار 88 ہے- اس میں 261 دیہات ہیں 86 فیصد کی زبان پنجابی ہے اٹھارہ سال سے اوپر افراد کی تعداد 54.3 فیصد ہے- 15 سال اور اس سے اوپر کے افراد میں سے 36 فیصد کی شادی نہیں ہوئی- 58 فیصد کی شادی ہوچکی ہے پانچ فیصد خواتین بیوہ ہیں اعشاریہ تین فیصد کو طلاق ہوگئی- 1981ء کے بعد غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد میں بارہ فیصد اضافہ ہوا- ضلع لاہور کی 63لاکھ 18ہزار 744 افراد پر مشتمل آبادی میں 94.5 فیصد مسلمان اور 5.2 فیصد مسیحی ہیں' قادیانیوں کی تعداد چودہ ہزار ہے دوسرے صوبوں اور شہروں کے سوا دس لاکھ افراد یہاں مقیم ہیں' سب سے زیادہ قصور کے 81ہزار اور شیخوپورہ کے 82ہزار افراد ہیں- ضلع میں 261 دیہات ہیں جہاں شرح خواندگی 41.7 فیصد ہے' بیروزگاری کی شرح 20.7 فیصد ہے' سوا دو لاکھ بیروزگاروں میں 15ہزار گریجویٹ ہیں- 70 فیصد لوگ ذاتی اور 19.5 فیصد کرائے کے مکانوں میں مقیم ہیں 77 فیصد گھروں میں سرکاری پانی آتا ہے' 96 فیصد لوگ بجلی استعمال کرتے ہیں پانچ سے چودہ سال تک کے بچے 16 لاکھ 83ہزار طلبہ وطالبات پندرہ لاکھ 69ہزار' تعلیمی ادارے 866 نجی و سرکاری ہسپتال 42 اور تھانے 72 ہیں معذور افراد 90 ہزار شادی شدہ خواتین ساڑھے نو لاکھ ہیں' غیر شادی شدہ خواتین کی تعداد بارہ فیصد بڑھ گئی 86 فیصد افراد کی زبان پنجابی ہے 73ہزار پوسٹ گریجویٹ دو لاکھ چھ ہزار گریجویٹ اور چار لاکھ 96ہزار میٹرک پاس ہیں

(روزنامہ جنگ لاہور 8- جنوری 2001ء)

غزل

ہم سے مت پوچھ راستے گھر کے
ہم مسافر ہیں' زندگی بھر کے
کون سورج کی آنکھ سے دن بھر
زخم گنتا ہے شب کی چادر کے
صلح کر لی یہ سوچ کر میں نے
میرے دشمن نہ تھے برابر کے
خود سے خیمے جلا دیئے میں نے
حوصلے دیکھنا تھے لشکر کے
یہ ستارے یہ ٹوٹتے موتی!
عکس ہیں میرے دیدۂ تر کے
گر جنوں مصلحت نہ اپنائے
سر سے رشتے بہت ہیں پتھر کے

(محسن نقوی)

راج ہنس

(Swan) بڑا آبی پرندہ' جو دونوں نصف کروں میں ملتا ہے- بطخ اور مرغابی کا ہم رشتہ- گردن لمبی اور خوبصورت اپنی پیچدار سانس کی نالی کے باعث اس کی آواز ترم کی طرح تیز ہوتی ہے- مغربی شاعری میں اسے اکثر غیر معمولی آسمانی حسن کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے- راج ہنس بہت سی کہانیوں کا موضوع ہے- ان میں سب سے عام کہانی یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں صرف ایک بار گاتا ہے اور وہی اس کا آخری وقت ہوتا ہے

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا)

بجو اور ٹوتھ برش

بجو لدھڑ کی قسم کا ایک گوشت خور جانور ہے جو عام طور پر رات کے وقت باہر نکلتا ہے- اس کے بال بہت نرم ہوتے ہیں اور ان بالوں کے بنے ہوئے ٹوتھ برش بہت مہنگے داموں فروخت ہوتے ہیں-

پانی کا ہرن

آبی چیتل جنوبی افریقہ کا بڑے قد کا ایک خاص قسم کا بارہ سنگھا ہے- اس کی بڑی نشانی یہ ہوتی ہے کہ پٹھے پر سفید رنگ کا ایک بیضوی حلقہ ہوتا ہے- لمبے لمبے کھردرے بالوں کا رنگ ہلکا بھورا ہوتا ہے- گردن پر بالوں کی جھالر ہوتی ہے اور دم پر بھی بالوں کا گچھا ہوتا ہے- سینگ لمبے شاخ در شاخ ہوتے ہیں- یہ دریاؤں اور جھیلوں کے کنارے رہتا ہے- اس لئے آبی چیتل کہلاتا ہے-

اطلاعات و اعلانات

ضلع راولپنڈی کے احباب متوجہ ہوں

○ علاقہ پوٹھوار بالخصوص راولپنڈی شہر و ضلع اور ملحقہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے رفقاء حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی جماعتی انتظام کے تحت مرتب کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ تاریخ احمدیت کا یہ اہم اور سنہرا باب آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کیا جاسکے۔ اس سلسلہ میں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔ اگر آپ کے خاندان میں یا علاقہ میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر کسی بزرگ کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس بارے میں آپ کے پاس معلومات ہوں تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل تفاصیل بمع متعلقہ ثبوت اور شہادت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی یا خاکسار کو پہنچادیں۔

1۔ اسم گرامی
2۔ والد محترم کا نام اور مختصر خاندانی تعارف
3۔ کب بیعت کی (تاریخ۔ دن۔ اور سن)
4۔ حضرت مسیح موعود کا پیغام کیسے پہنچا اور بیعت کے اسباب کیونکر پیدا ہوئے
5۔ دستی بیعت کی یا بذریعہ خط
6۔ حضرت مسیح موعود سے ملاقات یا خط و کتابت کا کوئی دستاویزی ثبوت
7۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت کے بعد زندگی میں آنے والی تبدیلی اور اس بارے میں ایمان افروز واقعات (اختصار کے ساتھ)
8۔ وفات کب ہوئی۔
9۔ کہاں دفن ہوئے۔
10۔ اولاد کے بارے میں تفصیل

(منظور صادق سیکرٹری رابطہ کمیٹی راولپنڈی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دعائے نعم البدل

☆ مکرم رضوان احمد شاہد مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محمودہ ناصر مقیم دستگیر کراچی اہلیہ مکرم ناصر محمود ظفر کی بیٹی 21-1-2001 کو پیدائش کے اگلے روز سانس کی نالی میں دودھ چلے جانے کی وجہ سے وفات پاگئی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

نکاح

☆ عزیزہ فائزہ تبسم صاحبہ بنت مکرم حمید الدین صاحب سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم طاہر اشفاق صاحب ابن محترم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب گلستان جوہر کراچی بعوض حق مہر مبلغ۔ ایک لاکھ بیس ہزار روپے مورخہ 26 جنوری 2001ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت الحمد ناصر آباد شرقی ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھا۔ عزیزہ فائزہ تبسم حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (والد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی مرحوم) کی پڑنواسی اور مکرم نورالدین صاحب خوشنویس کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

☆ مکرم حامد محمود صاحب سمن آباد لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14۔ اکتوبر 2000ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم محمود احمد صاحب قریشی صدر جماعت احمدیہ سمن آباد لاہور کی پوتی اور مکرم مبشر لطیف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ فیصل ٹاؤن کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو سعادت مند اور خادمہ دین بناوے۔

تقریب شادی

☆ عزیزہ شیبا مامون صاحبہ دختر مکرم شیخ مامون احمد صاحب سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور کی شادی مورخہ 27 جنوری 2001ء بمقام دیوان خاص شادی گھر قذافی سٹیڈیم لاہور ہمراہ شہریار احمد صاحب ابن فہیم احمد ملک صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے رخصتی کے وقت دعا کرائی۔ عزیزہ شیبا مامون صاحبہ کا نکاح مورخہ 12 جنوری 2001ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بحق مہر پچاس ہزار روپے مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا تھا۔

عزیزہ شیبا مامون صاحبہ مکرم عبدالواحد صاحب مرحوم سابق مربی فجی چین و ایران کی پوتی اور مکرم کرنل (ر) ایس ایم شریف صاحب پرنٹر و پبلشر پندرہ روزہ رسالہ المصلح کراچی کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم بشارت احمد قمر صاحب مربی ضلع نواب شاہ کی والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم مبشر احمد صاحب خادم بیت الخلیل دارالعلوم غربی خونی پیچش اور بخار کی وجہ سے دس بارہ روز سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم ڈاکٹر صفی اللہ امیر ضلع میانوالی تحریر فرماتے ہیں کہ میرے تھائیرائیڈ گلینڈ میں کچھ تکلیف ہے۔ علاج اور مشورہ کے لئے لاہور جا رہا ہوں۔ صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالحمید شاہد کارکن گیسٹ ہاؤس صدر انجمن احمدیہ کے دو بھائیوں اور ان کے اہلخانہ کو مردان سے پشاور آتے ہوئے راستہ میں گاڑی کا ٹائی راڈ کھلنے کی وجہ سے چوٹیں آئیں ایک بڑے بھائی کی پنڈلی اور پسلی فریکچر ہونے سے بہت تکلیف ہے احباب جماعت سے ان سب کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرمہ شاہین نذیر صاحبہ والدہ عدنان احمد صاحب مری سٹوڈیو آف پشاور کا پتے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم محمد اشرف صاحب آف پشاور کی خوش دامن مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالحمید صاحب آف بکٹ گنج مردان بعارضہ شوگر بیمار چلی آرہی ہیں اب انہیں اچانک ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اور مردان کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے مزید صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ عزیزم محمد مطیع اللہ درانی (بعمر ساڑھے چار سال) ابن مکرم مظفر احمد درانی مربی سلسلہ کا 3۔ فروری 2001ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ناک میں غدود کا اپریشن ہوا ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

سانحہ ارتحال

☆ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری گوہد پور ضلع سیالکوٹ مورخہ 21۔ جنوری 2001ء کو انتقال کر گئیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ جسد خاکی ربوہ لایا گیا محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ محترمہ نادرہ طارق صاحبہ اہلیہ قریشی طارق محمود صاحب آف سیالکوٹ مورخہ 23-1-2001 کو وفات پاگئی ہیں۔ ان کی عمر 41 سال تھی۔ مورخہ 24-1-2001 کو مقامی قبرستان سیالکوٹ میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ محترم خواجہ ظفر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں سوگوار خاوند کے علاوہ چھ بچے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مرتبہ عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆

نکاح

☆ مکرم انور اقبال صاحب ابن مکرم غلام احمد اقبال صاحب آف گلبرگ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ ربانی صاحبہ بنت مکرم فضل الرحمٰن اسلم صاحب مرحوم آف لودھراں حال مزنگ لاہور مورخہ 18 نومبر 2000ء کو مکرم محمد اشرف آصف صاحب مربی ضلع لاہور نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بحق مہر ایک لاکھ روپے پڑھا۔ مکرم انور اقبال صاحب اور عزیزہ مکرمہ بشریٰ ربانی صاحبہ دونوں مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف جھنگ (جو مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل لاریٹ کے تایا وخسر تھے) کے پوتا اور پوتی ہیں۔ نیز مکرم انور اقبال صاحب مکرم چوہدری منیر احمد مسعود صاحب صدر حلقہ مزنگ و زعیم اعلیٰ انصاراللہ دارالسلام لاہور کے چچازاد بھائی اور عزیزہ بشریٰ ربانی ان کی تایازاد بہن ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ اعجاز احمد صاحب ابن مکرم محمد سرور صاحب بھٹی بوتے پرانیگی پنڈی بھٹیاں یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ ضروری کاغذات

○ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد نواز صاحب کے ضروری کاغذات دارالرحمت سے فیکٹری ایریا جاتے ہوئے گر گئے ہیں ملنے پر دفتر صدر عمومی بھجوادیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

خبریں

ربوہ: 7-فروری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم ازکم درجہ حرارت 8 زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 8 فروری - غروب آفتاب: 5.51

☆ جمعہ 9 فروری - طلوع فجر: 5-31

☆ جمعہ 9 فروری - طلوع آفتاب: 6.54

عام انتخابات سپریم کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ بتائے عام انتخابات کب ہوں گے؟ چیف ایگزیکٹو کو آئین میں ترمیم کا لامحدود اختیار نہیں- سپریم کورٹ نے 12-اکتوبر کا فیصلہ دیتے ہوئے مارشل لاء کا رستہ روکا اور نظام کو بچایا- عدالت فوج کی حکمرانی کے حق میں نہیں- جمہوریت کی حامی ہے- 1973ء کا آئین بدستور ملک کا سپریم لاء ہے- وسیم سجاد نے 77ء کے الیکشن میں دھاندلیوں کا ذکر کیا تو چیف جسٹس نے کہا یہ تو ہمارا سیاسی کلچر ہے-

اقتدار میں رہنے کا ارادہ نہیں حکومت کے سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ غیر معینہ مدت کے لئے اقتدار میں رہنے کا ارادہ نہیں- ملک کو تباہی سے بچانے کے لئے فوج آخری کوشش کر رہی ہے-

کراچی میں کشیدگی کراچی میں دو شیعہ رہنماؤں کی ہلاکت کے بعد کشیدگی بڑھ گئی ہے- شیعہ رہنما مظفر کرمانی اور اس کے ساتھی کے قتل کے بعد مشتعل افراد نے گاڑیوں کو نذر آتش کرنا شروع کر دیا- پولیس نے تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ کے مراکز پر چھاپے مار کر شیعہ رہنما حسن ترابی سمیت سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کرلیا-

جنرل توقیر کے ماموں کا قتل پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل توقیر کے ماموں کو اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا- چہرے پر چھریوں اور تشدد کے نشانات تھے-

مقابلہ میں دو تھانیدار اور کانسٹیبل ہلاک

چکوال کے قریب لاہور کے یرغمالی نوجوان کو چھڑانے کے مقابلہ میں دو تھانیدار اور کانسٹیبل ہلاک ہو گئے- تینوں ملزم گرفتار کر لئے گئے- یرغمالی نوجوان کمپیوٹر سائنس کا طالب علم ہے- تاوان کے لئے اغوا کیا گیا تھا-

35 لاکھ کا ڈاکہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ایبٹ آباد کے دفتر کے ملازمین کی تنخواہ کے 35 لاکھ روپے دن دیہاڑے تین ڈاکو لے کر فرار ہوگئے-

کون ملک میں رہنا پسند کرے؟ عدالت عالیہ لاہور نے پی سی ایس افسروں کی کارکردگی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پڑھے لکھے پولیس افسران بھی شرفا کو پریشان کر رہے ہیں ملک میں رہنا کون پسند کرے گا-؟

بغیر مقدمہ جیلوں میں قید پاکستان میں انسانی حقوق قومی کمیشن کے مطابق بیشتر افراد بغیر کسی رپورٹ کے جیلوں میں قید پڑے ہوئے ہیں- بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق جیلوں میں ان افراد کی اتنی بھرمار ہے کہ ان کی گنتی کرنا بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے کراچی جیل میں 999 قیدیوں کی گنجائش ہے- لیکن وہاں کبھی کبھی چھ ہزار سے بھی قیدیوں کی تعداد تجاوز کر جاتی ہے- یہاں قید زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو انڈر ٹرائل ہیں جن کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا کہ انہوں نے جرم کیا ہے یا نہیں- اگر کسی نے اپنے قیدی کو ملنا ہو یا کھانا بھجوانا ہو تو رشوت دینا پڑتی ہے-

جلد آ رہی ہوں- بےنظیر سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان جلد آ رہی ہوں- بحالی جمہوریت کے لئے امریکی مدد غلط تصور نہیں کرتی- جنرل مشرف اور نواز شریف دونوں نے ہی ماضی میں کئی بار امریکہ سے کئی معاملات میں مدد لی تھی- فوجی حکومت نے سیاست دانوں سے مذاکرات نہ کئے تو پھر عوام اٹھ کھڑے ہوں گے-

بقیہ صفحہ 1

آپ بہت محنت اور لگن سے اپنے فرائض انجام دینے کے عادی تھے اور مستقل مزاجی سے خدمات سرانجام دیتے تھے- آپ کے والد ماجد حضرت مولوی قریشی سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے- اس کے علاوہ سابق امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ بھی تھے محترم قریشی نورالحق صاحب تنویر نے جامعہ احمدیہ پاس کرنے اور ایم اے عربی کرنے کے علاوہ الازہر یونیورسٹی قاہرہ مصر سے عربی زبان میں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کی تھی- آپ نے طویل عرصہ تک جامعہ احمدیہ کے نائب پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور اب قائمقام پرنسپل کے عہدہ پر فائز تھے- آپ صدر شعبہ عربی اور جامعہ کے بزرگ استاد بھی تھے- اپنے محلہ دارالرحمت شرقی الف کے لمبے عرصہ سے صدر بھی چلے آ رہے تھے- آپ بہت زیرک، معاملہ فہم، دھیمے مزاج کے حامل اور محبت کرنے والے انسان تھے- آپ محترم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ حال لنڈن اور محترم کلیم احمد قریشی صاحب واقف زندگی شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ کے ماموں تھے- آپ نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں- اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے- آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور آپ کے سوگوار لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے-

اکسیر موٹاپا

موٹاپا کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے-

قیمت فی ڈبی -/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں) بذریعہ ڈاک منگوائی جاسکتی ہے- ڈاک خرچ -/30 روپے

تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

Fax::213966 ☎04524-212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

نئی کوٹھی برائے فروخت

کوٹھی ایک کنال کار پورچ برآمدہ' کچن' باتھ' دو عدد ڈرائنگ ڈائننگ بیڈروم- سٹور ٹھنڈے اور گرم پانی کی لائینیں- پانی بجلی (گیس بھی ملنے والی ہے) فوری فروخت کے لئے

گلشن حمید کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ 212855

رابطہ: حکیم احمد صدیق جان

پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

فون 0431-221520-0431-291024

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے- 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیوپیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے- ذیل میں چند کورسز درج ہیں-

چھوٹا قد کورس	150/-	کثرت پیشاب کورس	70/-
بے ملی گروتھ کورس	50/-	مٹی چھوڑ کورس	35/-
گنٹھیا کورس	130/-	درد دل (انجائنا) کورس	210/-
کمزوری حافظہ کورس	70/-	پتھری گردہ کورس	320/-
پتھری پتہ کورس	300/-	کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
شوگر کورس	185/-	پھلبہری کورس	200/-
موٹاپا کورس	140/-	مقوی دل کورس	100/-
کمزوری جسم کورس	190/-	دھڑکن دل کورس	200/-
ٹی بی کورس	100/-	پولیو کورس	270/-
قبض کورس	75/-	ٹانسلز کورس	100/-
دمہ کورس	100/-	اٹھرا کورس	175/-
بال جھڑ کورس	65/-	درد گردہ کورس	300/-
بواسیر کورس	70/-	پائیوریا کورس	105/-
جلن پیشاب کورس	70/-	پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹس سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون:- ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)

CPL No. 61